# حضرت رقیہؓ بنتِ رسول اللہؐ

## (۱)

رقیہ نام۔ رسولِ کریم ﷺ کی دوسری صاحب زادی تھیں۔ والدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ تھیں۔ بعثتِ نبوی سے سات سال پہلے متولد ہوئیں۔ سرورِ کائناتؐ کی عمر اس وقت تینتیس برس کی تھی۔ حضرت رقیہؓ حضرت زینبؓ سے تین برس چھوٹی تھیں۔

ان کا پہلا نکاح اپنے ابنِ عم عتبہ بن ابولہب سے ہوا، جب سورۂ تَبَّتْ یَدَا اَبِیْ لَهَبٍ، نازل ہوئی تو عتبہ نے اپنے باپ ابی لہب کے حکم کے مطابق حضرت رقیہؓ کو طلاق دے دی۔ حضرت رقیہؓ کی رخصتی ابھی نہیں ہوئی تھی۔

چند دن بعد حضرت عثمان بن عفانؓ نے اسلام قبول کیا۔ وہ نہایت صالح متموّل اور مخیّر نوجوان تھے۔ حضورؐ نے اپنی دامادی کے لیے انھیں منتخب فرمایا۔ حضرت عثمانؓ کی اپنی دلی خواہش بھی یہی تھی۔ چناں چہ رسولِ کریم ﷺ نے مکہ ہی میں حضرت رقیہؓ کی شادی حضرت عثمانؓ سے کر دی۔

مکہ میں کفّار نے جب مسلمانوں کو بے حد ستایا تو حضورؐ نے انھیں حبش کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ حضرت عثمانؓ بھی حضرت رقیہؓ کے ہم راہ حبش کو ہجرت کر گئے۔ رسولِ کریم ﷺ کو معلوم ہوا تو آپؐ نے فرمایا:

''ابراہیمؑ اور لوطؑ کے بعد عثمانؓ پہلے شخص ہیں، جنھوں نے خدا کی راہ میں اپنی بیوی کے ہم راہ ہجرت کی ہے۔''

کچھ عرصے بعد حضرت عثمانؓ اور حضرت رقیہؓ واپس مکہ تشریف لے آئے۔ لیکن کفار کی ایذا رسانیاں پہلے سے بھی بڑھ گئی تھیں۔ چناں چہ دوبارہ حبش کی طرف ہجرت کر گئے۔ جب عرصے تک ان کی کوئی خبر نہ ملی تو حضورؐ کو بہت فکر ہوئی۔ ایک دن کسی عورت نے آکر خبر دی کہ میں نے عثمانؓ اور رقیہؓ کو بہ چشمِ خود حبش میں بہ خیریت دیکھا ہے۔ اس پر حضورؐ کو اطمینان ہو گیا۔

کافی عرصے بعد حبش میں قیام کرنے کے بعد حضرت عثمانؓ کو خبر ملی کہ رسولِ کریم ﷺ مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کرنے والے ہیں۔ چناں چہ کچھ دوسرے مسلمانوں اور حضرت رقیہؓ کے ہم راہ انھوں نے مکہ کی طرف مراجعت کی اور پھر چند دن کے بعد رسولِ کریم ﷺ کی اجازت سے حضرت رقیہؓ کے ہم راہ ہجرت کر کے مدینہ چلے گئے۔ وہاں حضرت اوس بن ثابتؓ کے گھر اترے۔ کچھ عرصے بعد حضورؐ بھی مدینہ تشریف لے آئے۔ ۲ ہجری میں حضرت رقیہ کو چیچک نکلی۔ اس وقت حضور ﷺ بدر جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ روانگی سے پہلے آپؐ نے حضرت عثمانؓ کو حکم دیا کہ وہ رقیہؓ کی خبر گیری کے لیے مدینہ ہی میں ٹھہریں، اس کے عوض اللہ تعالیٰ انھیں جہاد میں شریک ہونے کا ثواب بھی دے گا اور مالِ غنیمت سے بھی انھیں حصہ ملے گا۔ چناں چہ حضرت عثمانؓ حضرت رقیہؓ کے پاس ہی ٹھہرے۔ رسولِ کریمؐ ابھی بدر ہی میں تھے کہ حضرت رقیہؓ کی تکلیف بڑھ گئی اور انھوں نے اکیس سال کی عمر میں داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ عین اس وقت جب قبر پر مٹی ڈالی جا رہی تھی، حضرت زید بن حارثہؓ بدر کی لڑائی میں مسلمانوں کی فتح کی خوش خبری لے کر مدینہ میں داخل ہوئے۔

سرورِ عالمؐ اپنی لختِ جگر کی وفات کی اطلاع پا کر بہت مغموم ہوئے اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ مدینہ واپس تشریف لا کر حضورؐ حضرت رقیہؓ کی قبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: ''عثمان بن مظعونؓ جا چکے اب تم بھی ان سے جا ملو۔'' (مہاجرین میں حضرت عثمان بن مظعونؓ پہلے صحابی تھے، جنھوں نے مدینہ آکر وفات پائی تھی)۔ حضورؐ کے اس ارشاد پر عورتوں میں کہرام مچ گیا۔ حضرت عمرؓ نے انھیں منع کیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ''عمرؓ انھیں رونے دو، دل اور آنکھ کے رونے میں کوئی حرج نہیں، البتہ نوحہ و بین سے بچنا چاہیے۔''

حضرت فاطمۃ الزہراؓ بھی اپنی بہن کی قبر پر تشریف لائیں اور قبر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگیں۔ حضورؐ اپنی چادر مبارک کے کناروں سے ان کے آنسو پونچھتے تھے۔

حضرت رقیہؓ کے قیامِ حبش کے دوران میں ان سے ایک لڑکا پیدا ہوا تھا ان کا نام عبداللہؓ رکھا گیا تھا۔ انھی صاحب زادے کے نام کی نسبت سے حضرت عثمانؓ نے اپنی کنیت ابوعبداللہ اختیار کی تھی۔

حضرت عبداللہؓ کی عمر ابھی چھ برس کی تھی کہ ایک مرغ نے ان کی آنکھ میں چونچ ماری جس سے تمام چہرہ متورم ہو گیا اور اسی تکلیف سے جمادی الاوّل ۴ھ میں انھوں نے وفات پائی۔ حضورؐ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور حضرت عثمانؓ نے قبر میں اتارا۔

حضرت رقیہؓ اور حضرت عثمانؓ میں باہم بے حد محبت تھی۔ ان کے تعلقات اتنے خوشگوار اور مثالی تھے کہ لوگوں میں یہ مقولہ ان کی نسبت بہ طور ضرب المثل مشہور ہو گیا تھا۔

**احسن الزوجین راھما الانسان رقیة و زوجھا عثمان**

یعنی رقیہ اور عثمانؓ سے بہتر میاں بیوی کسی انسان نے نہیں دیکھے۔

**رضی اللہ تعالیٰ عنہا**